حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا کہ لشکر کے سپاہیوں کے ساتھ اور آپؑ کے ہاتھ میں دوسَر والا کوڑا ہے اور آپؑ جرمار ماہی اور زمار (بے سِین والی مچھلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرمارہے تھے: (اے بنی اسرائیل کے مسوخات بیچنے والو) اے بنی مروان کے لشکریو!۔

فرات بن احنف نے پوچھا: یاامیر المومنین بنی مروان کا لشکر کیسا؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا: مراد وہ لوگ جو ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں، پس وہ لوگ صورت کے لحاض سے مسخ ہوگئے (مروان کے لشکر میں ایسے ہی لوگ تھے)۔

(حبابہ کہتی ہیں) میں نے دیکھا کہ امیر المومنین علیؑ سے بہتر ازروئے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرتؑ کے پیچھے لگی رہی، جب حضرتؑ مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا: یاامیر المومنینؑ

دلالت امامت کیا ہے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا: یہ کنکری اُٹھالا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا۔ (حبابہ کہتی ہیں) حضرتؑ نے اس پر مہر لگائی وہ پتھر میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا: اے حبابہ کوئی مدعیٔ امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر مہر لگا دے جیسے میں نے مہر لگا دی ہے اگر لگا دے تو سمجھنا کہ وہ امامؑ ہے اور مفترض الطاعت ہے اور امامؑ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔

حبابہ کہتی ہیں میں امیر المومنینؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئی آپ امیر المومنین علیؑ کی جگہ بیٹھے تھے اور لوگ آپؑ سے سوال کر رہے تھے۔ (امام حسنؑ نے) مجھ سے فرمایا: اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ امام حسنؑ نے اس پر اسی طرح مہر لگا دی جس طرح امیر المومنینؑ نے لگائی تھی پھر میں امام حسنؑ کے بعد امام حسینؑ کی خدمت میں آئی، آپؑ اس وقت مسجد نبویؐ میں تھے پس امام حسینؑ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا: جو میں نے ارادہ کیا اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیلِ امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا! (امام حسینؑ نے) فرمایا: لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپؑ نے اس پر مہر لگا دی پھر میں نے علی بن الحسینؑ (امام زین العابدین) کے پاس آئی اور <u>اب بڑھاپے کی وجہ سے رعشہ تھا میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہو گئی تھی میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو رکوع و سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت امام زین العابدینؑ نے انگشتِ شہادت سے (میری</u>

طرف) اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گذر گئی اور کتنی باقی (امامؑ نے) فرمایا: گذری کو بتادوں گا باقی نہیں بتاؤں گا۔ پھر فرمایا: جو تیرے پاس ہے وہ لا، میں نے وہ پتھر دیا آپؑ نے اس پر مہر لگادی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی ۔ آپؑ نے بھی مہر لگادی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انہوں نے بھی مہر لگا دی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انہوں نے بھی مہر لگادی، پھر امام علیؑ رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انہوں نے بھی مہر لگادی۔

اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے حبابہ نو ماہ تک اور زندہ رہی۔

راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا امامؑ نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تڑنگا موٹا تازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک اے ولی اللہ امامؑ نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا، وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے۔ امامؑ نے فرمایا: یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحبِ حصاۃ تھی اور جس کے پتھر پر میرے آباواجداد نے مہریں لگائیں اور وہ مہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آیا ہے تاکہ میں بھی مہر لگاؤں۔ پھر اس سے فرمایا: اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی امامؑ نے اسے لے لیا اور اپنی انگوٹھی نکال کر اس پر مہر لگائی جو اس کے اوپر دَر آئی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا الحسینؑ بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یمنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے امامؑ کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ، پس میں آ گیا۔

پھر وہ یمنی یہ کہتا ہوا اُٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو آپؑ پر اے اہلبیتؑ ذريته بعضها من بعض، یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیر المومنینؑ اور حق دیگر آئمہؑ، اللہ کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اسحاق راوی ہے کہ ابو الہاشم جعفر نے کہا: میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام مہجع ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام خانم ہے اور یہ وہی عربیہ ہے جسے صاحبہ الحصاۃ کہتے ہیں اس کے پتھر پر مہر لگائی امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہؑ نے۔

(الشافی، کتاب الحجت، ترجمہ اصولِ کافی، جلد دوم، صفحہ 311)